



وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً. (الأحزاب: ١٧)

”اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرے گا سو وہ بڑی کامیابی کو پہنچے گا۔“

اصلاح معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر ۱

اسلام اور ناپ تول

مولانا ارشد مدنی
صدر جمعیت علماء ہند

شائع کردہ

شعبہ نشر و اشاعت جمعیت علماء ہند ۱۔ بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی

اسلام اور ناپ تول

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ .
اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

﴿فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ
وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ
وَلَا تَفْسِدُوا فِي الْاَرْضِ
بَعْدَ اِصْلَاحِهَا﴾ .
”تم ناپ اور تول پورا کیا کرو اور
لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان
مت کیا کرو اور روئے زمین میں
بعد اس کے کہ درستی کردی گئی
فساد مت پھیلاؤ“۔ (بیان القرآن)

(الاعراف: ۸۵)

آیت میں ”کَیْلَ“ کے معنی ناپ اور ”مِیزَانَ“ بہ معنی وزن تولنے کے ہیں اور ”بَخَسَ“ کے معنی کسی کے حق میں کمی کر کے نقصان پہنچانے کے ہیں، معنی آیت کے یہ ہیں کہ ناپ تول پورا کیا کرو اور لوگوں کی چیزوں میں کمی کر کے ان کو نقصان نہ پہنچایا کرو، اس میں پہلے تو ایک خاص جرم سے منع فرمایا گیا جو خرید و فروخت کے وقت ناپ تول میں کمی کی صورت سے کیا جاتا تھا بعد میں ”لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ“ فرما کر ہر طرح کے حقوق میں کتر بیونت اور کمی کوتاہی کو عام کر دیا خواہ وہ مال سے متعلق ہو یا عزّت و آبرو سے یا کسی دوسری چیز سے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جس طرح ناپ تول میں حق سے کم دینا حرام ہے، اسی طرح دوسرے حقوق انسانی میں بھی کمی کرنا حرام ہے، کسی کی عزّت

و آبرو پر حملہ کرنا کسی کے درجہ اور رتبہ کے موافق اس کا احترام نہ کرنا، جس کی اطاعت واجب ہے، ان کی اطاعت میں کوتاہی کرنا یا جس شخص کی تعظیم و تکریم واجب ہے، اس میں کوتاہی برتنا، یہ سب چیزیں اسلام میں حرام ہیں۔

(معارف القرآن: ج ۳ ص ۶۲۳)

﴿أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ﴾ ”تم ناپ تول پورا کیا کرو انصاف سے
بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ
أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْتُوا فِي
الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ﴾ (ہود: ۸۵) ہوئے حد سے مت نکلو“
اور لوگوں کا ان کی چیزوں میں نقصان
مت کیا کرو اور زمین میں فساد کرتے

آیت میں ناپ تول کی کمی سے اصل مراد یہ ہے کہ کسی کا جو حق کسی کے ذمہ ہو اس کو پورا ادا نہ کرے، بلکہ اس میں کمی کرے خواہ وہ ناپنے تولنے کی چیز ہو یا کوئی دوسری، اگر کوئی ملازم اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے، کسی دفتر کا ملازم یا کوئی مزدور اپنے کام کے مقررہ وقت میں کمی کرتا ہے یا مقررہ کام کرنے میں کوتاہی کرتا ہے (جبکہ وہ اس کا معاوضہ یا تنخواہ پوری لیتا ہے) وہ سب ممانعت کے حکم میں داخل ہے۔

(معارف القرآن: ج ۴ ص ۶۶۴)

﴿أَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُخْسِرِينَ﴾ (اشعراء: ۱۸۱)
﴿وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ﴾ (اشعراء: ۱۸۱)
”تم لوگ پورا ناپا کرو اور (صاحب حق کا) نقصان مت کیا کرو اور (اسی طرح تولنے کی چیزوں میں) سیدھی ترازو سے
تولا کرو (ڈنڈی نہ مارا کرو نہ ہٹوں میں
فرق کیا کرو)“۔ (بیان القرآن)

آیت کا مطلب یہ ہے کہ ترازو اور اسی طرح دوسرے ناپنے تولنے

کے وسائل کا مستقیم اور سیدھے طور پر استعمال کرو جس میں کمی کا خطرہ نہ رہے، یعنی یہ حکم صرف ناپ تول کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ کسی کے حق میں کمی کرنا چاہے اس کا مذہب کچھ بھی ہو ہر صورت میں حرام ہے۔

(معارف القرآن: ج ۶، ص: ۵۴۴)

﴿وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ، أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ﴾.
 ”اور اسی نے آسمان کو اونچا کیا اور اسی نے (دنیا میں) ترازو رکھ دی، تاکہ تم تولنے میں کمی، بیشی نہ کرو اور انصاف کے ساتھ وزن کو ٹھیک رکھو اور تول کو گھٹاؤ مت“۔
 (سورۃ الرحمن: ۷، ۸، ۹)

میزان کے صحیح استعمال کا حکم جو ان آیتوں میں آیا ہے ان سب کا خلاصہ عدل و انصاف قائم کرنا ہے اور کسی کی حق تلفی اور ظلم و زیادتی سے بچانا ہے، چونکہ آسمان وزین کی تخلیق کا اصل مقصد دنیا میں عدل و انصاف کا قیام ہے اور امن و امان بھی عدل و انصاف ہی کے ساتھ قائم رہ سکتا ہے ورنہ فساد ہی فساد ہوگا، میزان کے معنی میں ہر وہ آلہ داخل ہے، جس سے کسی چیز کی مقدار معین کی جائے خواہ وہ دوپلے والی ترازو ہو یا ناپنے کی کوئی مشین۔

(معارف القرآن: ج ۸، ص: ۴۴۵)

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ﴾. (المطففين: ۱-۲-۳)
 ”بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے (اپنا حق) ناپ کر لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں“۔

مذکورہ آیات کی روشنی میں اسلام نے ناپ تول میں کمی کرنے کو حرام قرار دیا ہے، کیونکہ عام طور سے معاملات کا لین دین انہی دو طریقوں سے ہوتا ہے۔ انہی کے ذریعے یہ کہا جاسکتا ہے کہ حق دار کا حق ادا ہوا یا نہیں، لیکن یہ معلوم ہے کہ مقصود اس سے ہر ایک حق دار کا حق پورا پورا دینا ہے، اس میں کمی حرام ہے، تو یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف ناپ تول کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہر وہ چیز جس سے کسی کا حق پورا کرنا یا نہ کرنا جانچا جاتا ہے اس کا یہی حکم ہے خواہ وہ ناپ تول سے یا عدد شماری سے یا کسی اور طریقے سے ہو ہر ایک میں حق دار کے حق سے کم کر دینا حرام ہے۔

(معارف القرآن: ج ۸، ص: ۶۹۳)

ان آیتوں میں دراصل اپنا حق پورا وصول کر لینا اور دوسرے کا حق دینے میں کمی کر لینا اسلام میں ناجائز اور حرام بتایا گیا ہے، ناپ تول کے علاوہ بھی جہاں جہاں کسی کو اپنا حق لینا اور دوسرے کا حق دینا ہے اس کے لیے اسی قانون کو کسوٹی بنایا جائے گا جیسے شوہر کا بیوی سے پورا حق لینا اور بیوی کو پورا حق نہ دینا، اولاد کا ماں باپ سے پورا حق لینا اور ان کا حق پورا نہ دینا، یا ملازم کا مالک سے پورا حق لینا اور مالک کا حق پورا نہ دینا سب کو یاد رکھو اسی آیت کی کسوٹی پر پرکھتے ہوئے ناجائز اور گناہ قرار دیا جائے گا۔

ناپ و تول سے متعلق حضرت محمد ﷺ کے کچھ ارشادات

”حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 ﷺ نے
 ارشاد فرمایا: پانچ گناہوں کی سزا پانچ چیزیں
 ہیں: (۱) جو لوگ عہد شکنی کرتے ہیں اللہ
 تعالیٰ ان پر ان کے دشمن کو مسلط اور غالب
 کر دیتا ہے۔ (۲) جو لوگ اللہ کے قانون کو
 چھوڑ کر دوسرے قوانین پر فیصلہ کرتے ہیں
 ان میں فقر و احتیاج عام ہو جاتی ہے۔ (۳)
 جس قوم میں سود کا رواج ہو جاتا ہے ان میں
 موت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ (۴) اور جو
 قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان
 کو قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (۵) جو لوگ
 زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ہیں اللہ ان سے بارش
 روک لیتا ہے۔ (معارف القرآن: ج ۸، ص ۶۹۴)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ: خُمْسٌ بِخُمْسٍ، مَا
 نَقَضَ الْعَهْدَ قَوْمٌ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ
 عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ، وَمَا حَكَمُوا
 بغيرِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا فَشَا فِيهِمْ
 الْفَقْرُ، وَمَا ظَهَرَ فِيهِمُ الرِّبَاءُ إِلَّا
 فَشَا فِيهِمُ الْمَوْتُ، وَلَا طَفَّفُوا
 إِلَّا مُنِعُوا النَّبَاتَ وَأُخْذُوا
 بِالسِّنِينَ، وَلَا مَنَعُوا الزَّكَاةَ، إِلَّا
 حُبِسَ عَنْهُمْ الْمَطَرُ.
 (رواه الحاكم)

”حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
 ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
 جن لوگوں میں خیانت و بے ایمانی گھر
 کر لیتی ہے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں
 دشمن کا رُعب اور ہیبت ڈال دیتے ہیں
 اور جن لوگوں میں سود کا رواج ہو جاتا
 ہے ان میں موت کی کثرت ہو جاتی ہے
 اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ
 تعالیٰ ان کا رزق روک دیتے ہیں، یعنی
 قحط سالی میں مبتلا کر دیتے ہیں۔“

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ: مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ
 فِي قَوْمٍ إِلَّا أَلْقَى اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمُ
 الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الرِّبَا فِي قَوْمٍ إِلَّا
 كَثُرَ فِيهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ
 الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قُطِعَ
 عَنْهُمْ الرِّزْقُ.
 (رواه مالك موقوفاً)

”حضرت ابوصفوان سوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا: میں اور مخرمہ العبدی بڑا من ہجر، فجاءنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساو منا سراویل وعندی وزان یرن بالأجر، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح۔

(رواہ ابوداؤد و الترمذی)

فرمایا کہ تول اور جھکا کر تول۔“

”حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ایک اونٹ خریدا تو آپ نے اس کی قیمت دینے کے لیے جھکا کر وزن کیا۔“

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلہ کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے (جو ایک دکان دار کا تھا) آپ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں داخل کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیاں تر ہوئیں، تو آپ نے اس غلہ فروش دکان دار سے کہا کہ (تمہارے ڈھیر میں) یہ تری کیسی ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! غلہ پر بارش کی بوندیں پڑ گئی تھیں، (تو میں نے اوپر کا بھیک جانے والا غلہ نیچے کر دیا) آپ نے فرمایا: اس بھیکے ہوئے غلہ کو تم نے ڈھیر کے اوپر کیوں نہیں رہنے دیا تا کہ خریدنے والے لوگ اس کو دیکھ سکتے، (سن لو!) جس آدمی نے دھوکے بازی کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

”عَنْ أَبِي صَفْوَانَ سُؤْيَدِ بْنِ قَيْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَرًّا مِنْ هَجَرَ، فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَسَاوَ مِنَّا سَرَاوِيلَ وَعِنْدِي وَزَانٌ يَرْنُ بِالْأَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم زِنْ وَارْجَحْ۔“

(رواہ ابوداؤد و الترمذی)

”عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اشْتَرَى مِنْهُ بَعِيرًا فَوَزَنَ لَهُ فَارْجَحْ۔“ (متفق علیہ)

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بِلَالًا فَقَالَ مَا هَذَا؟ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ فَقَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتَّى يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ عَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔“

(رواہ مسلم)

ان حدیثوں میں یہ بات صاف طریقہ پر واضح ہو رہی ہے کہ اسلام نے معاملات کی صفائی اور سچائی کا بڑا لحاظ کیا اور خیانت، بے ایمانی اور دھوکہ دے کر کمانے کو ناجائز اور حرام بتایا ہے، پھر اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ کے ان ارشادات میں مسلم یا غیر مسلم کی قید نہیں ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خیانت و دھوکہ بازی اسلام میں پاپ اور گناہ ہے، چاہے مسلمان کے ساتھ ہو یا کسی دوسرے دھرم کے ماننے والے کے ساتھ ہو، پاپ بہر حال پاپ ہے۔

